اختر راہی

قادیانی استدلال پر ایک نظر

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۰ء کے اواخر میں ''فتح اسلام'' تالیف کی اور اس کی اشاعت ۱۸۹۱ء کے آغاز میں لدھیانہ سے ہوئی۔ یہ پہلا رسالہ تھا جس میں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کیا اور اپنے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا' اسی سال کی دو تالیفات ''توضیح مرام'' اور ''ازالہ اوہام'' میں اپنے دعویٰ کو بار بار دہرایا۔ ''ازالہ اوہام'' میں مرزا صاحب نے الہاموں کے ساتھ ساتھ ''اعداد جمل'' سے اپنی حقانیت ثابت کرنا شروع کی اور باطنی داعیوں کا انداز ہ اختیار کیا' وہ لکھتے ہیں:

> ''مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی' اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ محض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔''
>
> (ازالہ اوہام ص ۹۰)

۱۸۹۲ء میں مرزا صاحب نے ایک رسالہ بنام ''نشان آسمانی'' لکھا' اس رسالہ کا مقصد بالفاظ مرزا صاحب یہ تھا:

> ''ان چند اوراق میں ان بعض اولیاء اور مجاذیب کی شہادتیں درج ہیں' جنہوں نے ایک زمانہ دراز اس عاجز سے پہلے اس عاجز کی نسبت خبر دی۔'' (نشان آسمانی ص ۱۱)

مرزا صاحب نے نشان آسمانی میں جن ''اولیاء و مجاذیب'' کی شہادتیں درج کی ہیں وہ مجہول گلاب شاہ اور معروف شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی ہیں۔ مرزا صاحب نے شاہ نعمت اللہ ولی کے معروف قصیدہ سے استدلال کیا ہے۔

سید نور الدین معروف بہ شاہ نعمت اللہ ولی بن سید میر عبداللہ ۲۲/رجب ۷۳۰ھ ۱۱/مئی ۱۳۳۰ء کو قصبہ کوبنان کرمان میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا سلسلہ نسب امام موسیٰ کاظمؒ سے ملتا ہے۔ موصوف ۲۴ سال کی عمر میں مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور امام عبداللہ یافعی کے حلہ ارادت میں داخل ہوئے تھے۔ ان ہی سے خلافت حاصل کی۔ اپنے شیخ طریقت کی وفات پر مکہ معظمہ سے سمرقند' ہرات اور یزد سے ہوتے ہوئے ماہان' (کرمان سے آٹھ فرسخ پر ایک گاؤں) میں مقیم ہوئے اور وہیں ۲۲/رجب ۸۳۴ھ' ۵/اپریل ۱۴۳۱ء کو فوت ہوئے۔ (تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے ''احوال و آثار شاہ نعمت اللہ

شاہ کرمانیؒ'' تالیف مرزا ضیاء الدین بیگ)

شاہ نعمت اللہ ولی فارسی زبان کے کامیاب شاعر اور مؤلف تھے‘ انہوں نے تصوف کے موضوع پر عربی اور فارسی میں بیسیوں تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ان کے رسائل کا مجموعہ ''مجمع الاشعار'' (الرسائل) ہے جس میں ۱۲۵ رسائل ہیں۔ ان کے ۲۷ رسائل کا مجموعہ ''رضوان المعارف الالہیہ'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے جناب احمد نزوی صاحب نے ان کے ۱۴۶ فارسی رسائل کا تعارف کرایا ہے۔ (فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم دو حصے) شاہ صاحب کا دیوان چند بار طبع ہو چکا ہے۔

شاہ نعمت اللہ ولی کا قصیدہ ''قدرت کردگاری بینم'' بہت معروف ہے اور بارہا طبع ہو چکا ہے۔ مرزا صاحب نے اس قصیدے کے بعض اشعار کی تاویل وتشریح کرتے ہوئے اسے اپنے دعویٰ کے حق میں استعمال کیا ہے۔ مگر انہوں نے قصیدے کے بارے میں جو اطلاعات دیں‘ درست نہیں ہیں۔

مرزا صاحب نے قصیدہ ''الاربعین فی احوال المہدیین'' کے آخر سے نقل کیا ہے۔ یہ کتابچہ انہیں منشی محمد جعفر تھانیسری مرحوم سے ملا تھا۔ (تائید آسمانی ص ۵۰۴) ''الاربعین فی احوال المدیین'' ۱۲۲۸ء میں کلکتہ سے طبع ہوا تھا اور ایک عرصے سے نایاب ہے۔ چوہدری محمد حسین ایم اے نے مرزا صاحب کی تالیف ''نشان آسمانی'' کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا تھا:

> ''کیا حضرات مرزائیہ یہ رسالہ دکھا کر مسلمانوں کو ممنونِ احسان کریں گے؟ تاکہ مرزا صاحب کی (قصیدے کی) نقل اور اس اصل کا مقابلہ ہو سکے'' (کاشف مغالطہ قادیانی ردنشان آسمانی ص ۴۴)

''الاربعین فی احوال المہدیین'' کو شاہ اسمٰعیل شہیدؒ (م ۱۲۴۶ھ) کی تالیف قرار دیا جا رہا ہے‘ دوست محمد شاہد صاحب اور پیام شاہجہان پوری صاحب نے ''الاربعین'' کے ساتھ چھپے ہوئے قصیدے کے عکس دیئے ہیں (ماہنامہ الفرقان ربوہ جنوری ۱۹۷۲ء حیات اسماعیل شہید پیام شاہ جہانپوری) دونوں حضرات کا دعویٰ ہے کہ ''الاربعین'' صرف ایک بار ۱۲۶۸ھ میں مصری گنج کلکتہ سے طبع ہوئی ہے‘ مگر ان کے دیئے ہوئے عکس ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

''الاربعین فی احوال مہدیین'' کیا واقعی شاہ اسماعیل شہیدؒ (م ۱۲۴۶ھ) کی تالیف ہے؟ اس سوال کا حتمی جواب اس وقت تک نہیں دیا جا سکتا جب تک اصل نسخہ پیش نظر نہ ہو‘ تاہم شاہ اسماعیل شہیدؒ کے سوانح نگاروں‘ مرزا حیرت دہلوی اور مولانا غلام رسول مہر نے ''الاربعین'' نام کی کسی کتاب کو ان کی تالیف قرار نہیں دیا۔ البتہ اسی نام کی ایک تالیف مولانا ولایت علی صادق پوری (م ۱۲۶۹ھ) کے شجاعتِ قلم میں سے ہے جو رسائل تسعہ (مطبوعہ‘ مطبع‘ فاروقی دہلی) میں موجود ہے۔

''الاربعین'' کے آخر میں طبع شدہ قصیدہ (شاہ نعمت اللہ ولی) میں کئی اغلاط موجود ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ناشر نے اپنی طرف سے قصیدہ شامل کر دیا تھا اور تحقیق کی زحمت گوارا نہ کرتے ہوئے شاہ نعمت اللہ ولی کا تعارف لکھا۔ شاہ نعمت اللہ ولی کا تعارف ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

''نعمت اللہ ولی کہ مرد صاحب باطن واز اولیاً کامل در ہندوستان مشہور اند وطن اوشاں در اطراف دہلی است ۔ زمانہ شاں پانصد وشصت ہجری ز دیوانِ اوشان معلوم می شود۔'' (عکس قصیدہ مطبوعہ الاربعین مشمولہ الفرقان ربوہ جنوری ۱۹۷۲ء)

اسی اندراج کے حوالے سے مرزا صاحب نے لکھا:

''واضح ہو کہ نعمت اللہ ولی رہنے والے دلی کے نواح کے اور ہندوستان کے اولیاً کاملین میں سے مشہور ہیں ان کا زمانہ پانسو ساٹھ ہجری ان کے دیوان کے حوالے سے بتلایا گیا ہے۔''

(نشان آسمانی ص ۲۲)

جناب دوست محمد شاہد صاحب (مؤرخ احمدیت) نے مرزا صاحب کے بیان کو درست ثابت کرنے کی خاطر لکھا ہے کہ اس قصیدے کا انتساب شاہ نعمت اللہ کرمانی کی طرف کرنا غلط ہے۔ (الفرقان ربوہ۔ جنوری ۱۹۷۲ء ص ۱۱'۱۲)

دوست محمد شاہد کا یہی مضمون معمولی ردوبدل کے ساتھ مشہور ومعروف پیشگوئیاں حضرت شاہ نعمت اللہ کے ٹائٹل سے طبع ہوا البتہ بطور مؤلف قمر اسلام پوری کا نام درج ہے۔ (لاہور مکتبہ پاکستان ص ۲۷)

The Poem is not to be found at all lithographed edition. (A literary History of Persix Vol 111- P468)

حالانکہ یہ قصیدہ دیوان شاہ نعمت اللہ ولی کے اکثر خطی نسخوں میں موجود ہے۔ نسخہ خطی مکتوبہ ۸۳۲ھ (کتب خانہ آصفیہ' حیدرآباد) میں بھی یہ قصیدہ موجود ہے جو شاہ صاحب کی زندگی میں لکھا گیا تھا' پروفیسر براؤن نے اس شاہ نعمت اللہ ولی کا قصیدہ قرار دیا ہے:

When I visited the Sainet's shriue I took the trouble to obtion from one of the dervishes a copy of the poem from the oldest trusworthy mamuscript in their possession.(A Literary History of persia Vol:3,no.465)

رضا قلی خان نے مجمع الصفحا (تالیف: ۱۲۸۴ھ) میں شاہ نعمت اللہ ولی کے حالات میں اس قصیدے کے ۲۴ اشعار نقل کئے ہیں جن میں معمولی اختلاف پایا جاتا ہے۔ دیوان شاہ نعمت اللہ ولی کے مطبوعہ (ایران) ایڈیشن میں بھی قصیدہ موجود ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ ''شاہ نعمت اللہ دہلوی'' نام کے کسی شاعر کا دیوان نہیں ملتا' بعض اہل قلم نے یہ قصیدہ ''شاہ نعمت اللہ ہانسوی'' کی طرف منسوب کیا ہے جو درست نہیں۔

شاہ نعمت اللہ ولی کے مذکور قصیدے کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف خطی اور مطبوعہ نسخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قصیدے میں ایک شعر یہ ہے۔

عین و را والی چوں گزشت ازسال
بوالعجب کاروبار می بینم

(A Literary History of persia Vol:III P.no 405)

بابیون نے ''ظہور باب'' کی تصدیق کے لیے ''عین و را والی'' کو''عین و را دال'' بنا رکھا ہے۔ایک نسخہ میں یہ حروف ''عین زا ذال'' ہیں (نسخہ خواجہ عبدالغنی بحوالہ کاشف مغالطہ قادیانی ص ۳۷) مجمع الصفحاء میں ''عین و را دال'' ہیں۔ (مجمع الصفحاء جلد۲'ص ۹۱)

یہی شعر مرزا صاحب نے اپنے ماخذ کے حوالے سے کسی غور و فکر کے بغیر یوں نقل کیا ہے:

عین ورے سال چوں گزشت ازسال
بو العجب کاروبار می بینم
(نشان آسمانی ص ۲۳)

''سال چوں گزشت از سال'' بے معنی ہے۔کتابت کی غلطی سے ''دال'' کی جگہ ''سال'' ہو گیا ہے مگر مرزا صاحب نے اس بے معنی مصرعے سے نتائج اخذ کر لیے ہیں۔نیز حرف ''را'' کو ''رے'' لکھنا بھی کاتب کی غلطی ہے مگر مرزا صاحب کی ''پنجابیت'' نے اسے بھی پسند جواز بخش دی۔ایک دوسرا شعر یہ ہے:

میم حامیم دال می خوانم
نامِ آں نامدار می بینم

(A literary History of persia Vol :III P,467)

مرزا صاحب کے ہاں ''میم حامیم دال'' کی جگہ ''اح میم و رال'' (نشان آسمانی ص ۲۸) ہے۔قصیدے کے مختلف نسخوں میں اشعار کی تعداد کم و بیش ہے۔نیز اگر ایک نسخے میں کوئی شعر دوسرا ہے تو دوسرے نسخے میں وہی پانچواں ہو سکتا ہے تشریح و تعبیر میں ہر شارح نے اپنی کہانی مکمل کرنے کی خاطر اشعار کو آگے پیچھے کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔

جہاں تک تعبیر و تاویل کا تعلق ہے۔یہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی ہے۔مرزا صاحب نے ''اپنے عظیم الشان مجدد'' ہونے کے لیے اسے استعمال کیا ہے۔(دیکھئے نشان آسمانی ص ۲۳) تو منشی محمد جعفر تھانیسری مرحوم نے اس کا مصداق سید احمد شہید بریلویؒ کو قرار دیا ہے۔

شاہ نعمت اللہ ولی کے نام سے دو مزید قصیدے معروف و متداول ہیں۔ان میں سے ایک کا پہلا شعر یہ ہے:

پارینہ قصہ شویم از تازہ ہند گویم
افتاد قرن دویم کے افتاد از زمانہ

دوسرا قصیدہ ''راست گویم بادشاہے در جہاں پیدا شود'' سے شروع ہوتا ہے۔ان قصائد میں داخلی شہادتیں موجود ہیں، جو ان کے وضعی وجعلی ہونے پر دال ہیں مگر برصغیر کے سادہ دل اور خوش عقیدہ لوگ وقتاً فوقتاً انہیں شائع کرتے رہتے ہیں ۔جعلی قصائد اور ان کی تشریح وتوضیح کے لیے ملاحظہ ہوں:

☆ حبیب اللہ شاہ، حقیقت قیام پاکستان بتوفیق بشارت، ☆ سرور نظامی، پیشگوئی حضرت نعمت اللہ شاہ ولی ☆ سعید بن وحید الہامی پیشگوئیاں، ☆ عبدالصبور طارق سید، حضرت شاہ نعمت اللہ کی ساڑھے آٹھ سو سال پیشگوئیاں، ☆ قمر اسلام پوری، مشہور معروف پیشگوئیاں حضرت نعمت اللہ ولی ☆ ہنٹر ڈبلیوڈبلیو، ہمارے ہندوستانی مسلمان (ترجمہ)۔کتابیات:

ابوالحسن علی ندوی، قادیانیت، ادارہ نشریات اسلام لاہور (۱۹۶۶ء)، احمد منزوی، فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم، مؤسسہ ہنگی منطقائی تہران (۱۳۴۹ش) براؤن می جی. A literary History of persia Vol:111 کیمبرج یونیورسٹی پریس کیمبرج (۱۹۵۰ء) بشارت احمد ڈاکٹر، مجدد اعظم جلد اول، انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور (۱۹۳۹ء) پیام شاہ جہانپوری، حیات شاہ اسمٰعیل شہید، لاہور حبیب اللہ شاہ، حقیقت قیام پاکستان، بتوفیق بشارت دیندار انجمن حزب اللہ کراچی (س۔ن) دوست محمد شاہد، حضرت نعمت اللہ ولی اور ان کا اصلی قصیدہ، بشمولہ ماہنامہ ''الفرقان''، ربوہ ماہ جنوری ۱۹۷۲ء، رضا قلی خان مجمع الصفحاء جلد دوم، مؤسسہ قاپ واانشارات امیر کبیر تہران (۱۳۳۹ش) سرور نظامی ایچ ایم، پیشگوئی، حضرت نعمت اللہ ولی، دارالعلوم درویشہ کھڑیانوالہ (س۔ن) سعید بن وحید الہامی پیشگوئیاں، دیندار انجمن کراچی (۱۹۶۸ء ضیاء الدین بیگ مرزا، احوال وآثار حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی، مؤلف کراچی (۱۹۷۵ء) عبدالصبور طارق سید، حضرت شاہ نعمت اللہ کی ساڑھے آٹھ سو سال پیشگوئیاں، مشہور روزنامہ ''جنگ'' راولپنڈی، بابت ۳۱؍اکتوبر ۱۹۷۱ء غلام احمد قادیانی، نشان آسمانی الشرکۃ السلامیہ ربوہ (۱۹۵۶ء) قمر اسلام پوری مشہور ومعروف پیشگوئیاں حضرت نعمت اللہ ولی، مکتبہ پاکستان لاہور (۱۹۷۲ء محمد جعفر تھانیسری منشی، تائید آسمانی درردنشان آسمانی، اختر ہند پریس ہال بازار امرتسر (۱۸۹۲ء محمد حسین چوہدری، کاسف مغالطہ قادیانی، گلزار ہند پریس لاہور (۱۹۲۱ء) نعمت اللہ ولی کرمانی شاہ، دیوان شاہ نعمت اللہ ولی، کتاب فروشی محمد حسن علمی تہران (۱۳۳۶ھ) ولایت علی صادقپوری رضوان المعارف الالہیہ کتاب فروشی، فردوسی تہران (س۔ن) مجموعہ رسائل تسعہ مولانا ولایت علی، مطبع فاروقی دہلی (س۔ن) ہنٹر ڈبلیوڈبلیو ہمارے ہندوستانی مسلمان (ترجمہ) اقبال اکیڈمی لاہور (۱۹۴۴ء)۔